(EDITORIAL) اداریہ

یادو یادگارِ حسینی

گذشتہ شمارہ میں عرض کیا گیا تھا کہ انقلاب کربلا کے جتنے جلدی، دوررس اور دیرپا اثرات مرتب ہوئے اس کی مثال ملنا مشکل ہے کچھ اسی کو بھانپ کر اور اس کے آئینہ میں اپنی شامت اور اپنی مات کو دیکھ کر یزید کی مت جاتی رہی لیکن اس کے پس منظر میں گہری سیاست کارفرما تھی۔ اسی سے وہ سب سے پہلے قتل امام سے برأت کرتا نظر آتا ہے۔ قتل کے مجرم اور ذمہ داروں کے بارے میں دنیا کو گمراہ کرنے کے نسخہ کی ایجاد اسی کے نام ہے۔

انقلاب حسینی کے نشانہ پر تنہا یزید نہیں تھا بلکہ ساری سامراجی طاقتیں تھیں جو دراصل باطل کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ یہی طاقتیں ہی حکومت پر بزور طاقت قابض ہوجایا کرتی ہیں۔ انقلاب حسینی کے بڑھتے ہوئے اثرات میں ان طاقتوں نے اپنی فنا کے علاوہ کچھ نہ دیکھا۔ اسی سے وہ طاقتیں اپنے باطل مقاصد کو پانے میں یزید کی وارث یعنی یزیدیت کی علمبردار ہی ثابت ہوئیں۔ انہوں نے ہر ممکن طریقے سے قتل امام عالیمقام کے جرم کو ہلکا کرنے کا بھرسک جتن کیا۔ ''**العوام علیٰ دین ملوکھم**'' دین میں انحراف ان کو آسان اور کارگر نسخہ لگا اور اس پر خاص زور دیا۔ ایسے انحرافی عقیدے رائج کئے گئے جن سے امام عالی مقام کے مجرم ''باعزت بری'' ہوجائیں۔ مثلاً خدا کے عدل اور حسن وقبح عقلی کے منافی عقیدے، یا پھر یہ کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مرضی سے ہوتا ہے۔ انسان مجبور محض ہے انسان جو کچھ کرتا ہے وہ وہی جو خدا کراتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ وقتاً فوقتاً ایسے شوشے چھوڑے جاتے رہے جو ایسی بدابلاغیوں کا احیا کرتے ہیں۔ ایک ڈیڑھ صدی قبل شائع محمود احمد عباسی کی کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ادھر چند سال پہلے بھی یزید کے نام کے ساتھ دعائیہ اضافت بھی اسی کی توسیع ہے۔ اس پر زیادہ ردعمل کے اظہار کی ضرورت نہیں ؎ جواب جاہلاں راخموشی۔ بس یادو یادگار حسینی، عزاداری کی روشنی کو کم نہ ہونے دیجئے یہی سب ایسے ویسوں کا حساب لے لے گا۔

زیر نظر تازہ شمارہ بھی یادو یادگار حسینی کے سلسلہ کی ایک ادنیٰ سی مکتوبی کڑی ہے۔

م۔ر۔عابد